94454 ـ عورت كا خاوند كے ليے عدم مباشرت كى شرط ركھنا

سوال

ميرى منگيتر كى مباشرت و جماع كے متعلق عجيب سوچ ہے، اس كى رائے ميں مباشرت كرنا صحيح نہيں، وہ يہ شرط ركھ رہى ہے كہ شادى كے بعد اس سے مباشرت نہ جائے، اسى سوچ اور فكر پر مصر ہے كہ اگر اس كا مطالبہ نہ مانا گيا تو وہ مجھ سے شادى نہيں كريگى، ليكن وہ لڑكى دين پر عمل كرنے والى ضرورى ہے، آپ كيا مشورہ ديتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى بھى مسلمان شخص كے ليے اللہ كى جانب سے حلال كردہ چيز كو اپنے ليے حرام كرنا جائز نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو تم اللہ كى جانب حلال كردہ پاكيزہ چيزوں كو اپنے ليے حرام مت كرو، اور حد سے تجاوز مت كرو يقينا اللہ تعالى حد سے تجاوز كرنے والوں سے محبت نہيں فرماتا المآئدۃ (87).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اسلام ميں رہبانيت نہيں ہے "

علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے سلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ (4 / 287) ميں درج كيا ہے.

اور پھر خاوند و بيوى كے مابين معاشرت كو ايك غير صحيح امر كا وصف دينا اور اسے سلبى چيز قرار دينا بہت ہى غلط اور برائى ہے، كيونكہ جب اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں كے ليے اسے حلال كيا ہے اور سب سے افضل و اعلى انسان اور سب انبياء سے افضل و اعلى شخص نے جب اس سے فائدہ اٹھايا ہے تو پھر يہ ايسے نہيں ہو سكتا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور البتہ تحقيق ہم نےآپ سے قبل بہت سارے رسول مبعوث كيے اور ان كى بيوياں اور اولاد بھى بنائى الرعد (38).

پھر یہ بھی ہے کہ اگر لوگ اس غلط بات پر عمل کرنے لگیں تو پھر زمین پر نسل انسانی کیسے باقی رہے گی ؟

اور پھر روز قیامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باقی انبیاء سے اپنی امت زیادہ ہونے میں کیسے فخر کریں گے، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو سب سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے باقی امتوں پر فخر کروں گا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050).

دوم:

جب کوئی عورت یا اس کی ولی ایسے شرط رکھے کہ اس کا خاوند اس سے مطلقا وطئ نہیں کریگا، یا پھر ایك بار ہی وطئ کریگا تو نکاح کے مقاصد کے منافی ہونے کی بنا پر یہ شرط باطل ہوگی.

کیونکہ خاوند تو اس سے استمتاع اور عفت و عصمت اور اولاد چاہتا ہے.

کیا اس صورت میں یہ عقد نکاح صحیح ہوگا اور شرط باطل قرار دی جائیگی یا پھر عقد نکاح ہی اصلا باطل ہوگا ؟

اس میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، مالکیہ اور شافعیہ اس صورت میں عقد نکاح کو باطل قرار دیتے ہیں، لیکن حنفیہ اور حنابلہ کے ہاں یہ شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا.

شافعی کتب " مغنی المحتاج " میں درج ہے:

" اگر شرط نکاح کے اصلی مقصد میں مخل ہو مثلا کوئی شرط رکھے کہ خاوند اسے سے بالکل وطئ نہیں کریگا، یا پھر اس سے سال میں صرف ایك بار وطئ کریگا، یا پھر صرف رات کو یا صرف دن کے وقت ہی وطئ کریگا، یا یہ شرط رکھے کہ اسے طلاق دے گا چاہے وطئ کرنے کے بعد ہی طلاق دے، تو اس سے نکاح باطل ہو جائیگا، کیونکہ یہ شرط عقد نکاح کے مقصد کے منافی ہے اس لیے نکاح کو باطل کر دےگی " انتہی بتصرف.

دیکھیں: مغنی المحتاج (4 / 377).

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " حنابلہ کی کتاب میں کہتے ہیں:

" جس سے شرط باطل اور عقد نکاح صحیح ہوتا ہو مثلا: شرط رکھے کہ عورت کو مہر نہیں ملےگا.. یا پھر عورت شرط رکھے کہ خاوند اس سے وطئ نہیں کریگا، یا پھر عزل کرے گا تو یہ شروط فی نفسہ باطل ہیں؛ کیونکہ یہ عقد نکاح کے مقاصد کے منافی ہیں، لیکن عقد نکاح صحیح ہوگا..

اور اگر خاوند شرط رکھے کہ وہ بیوی سے وطئ نہیں کریگا تو عقد نکاح باطل ہونے کا احتمال ہے؛ کیونکہ یہ شرط مقاصد نکاح کے منافی ہے، امام شافعی کا مسلك یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 72) مزید حاشیۃ ابن عابدین (3 / 131) اور فتاوی علیش المالکی (1 / 333) اور حاشیۃ الدسوقی (2 / 237) کا بھی مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ کے لیے اس شرط پر موافقت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس عورت کے لیے ایسی شرط رکھنا جائز ہے، کیونکہ یہ شرط مقاصد نکاح کے مخالف ہونے کی بنا پر فاسد ہے، اس لیے اسے ایسی شرط لگانے کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور اللہ تعالی پر بغیر علم کوئی بات مت کرے.

اور یہ علم میں رکھیں کہ لڑکا اپنی منگیتر کے لیے اجنبی ہے اس لیے منگیتر کے ساتھ بغیر کسی ضرورت کے بات چیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس کے لیے وہ باقی اجنبی عورتوں جیسی ہی ہے.

واللہ اعلم .